Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۴۹

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ ۱۹ صلح ۱۳۵۳ ہش ۱۹ جنوری ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۵

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۸ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۱۸ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور درازئ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

● مکرم قیس مینائی صاحب نجیب آبادی جلسہ سالانہ پر کراچی سے ربوہ آئے تھے یہاں آکر دِل کے عارضہ میں زیادتی کی وجہ سے سفر کے قابل نہ رہے۔ اب وہ یہیں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

● خاکسار کے والد محترم چوہدری غلام قادر صاحب جو سلسلہ کے دیرینہ خادم ہیں معدہ میں شدید تکلیف کی وجہ سے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں عنقریب اپریشن ہونے والا ہے۔ احبابِ جماعت سے ان کی کامل صحت کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔

(خاکسار عبدالعزیز ونیس مربی سلسلہ احمدیہ میانوالی۔ نزیل لاہور)

● حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ جات تحریکِ جدید سالِ نو کی آخری تاریخ میں ۳۱ صلح ۱۳۵۳ ہش / جنوری ۱۹۷۴ء تک توسیع فرما دی ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر آن اور ہر پل میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کی ضرورت ہے

مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اُس کا دھیان ہر وقت خدا کی طرف لگا نہ رہے

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلۡھٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ کہ اے لوگو جو تم خدا تعالیٰ سے غافل ہو دُنیا طلبی نے تم کو غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو مگر غفلت سے باز نہیں آتے کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ مگر اس غلطی کا تم کو عنقریب علم ہو جائے گا ثُمَّ کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ پھر تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عنقریب تم کو علم ہو جائے گا کہ جن خواہشات کے پیچھے تم پڑے ہو وہ ہرگز تمہارے کام نہ آویں گی اور حسرت کا موجب ہوں گی۔ کَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡیَقِیۡنِ اگر تم کو یقینی علم حاصل ہو جاوے تو تم علم کے ذریعہ سے سوچ کر اپنے جہنّم کو دیکھ لو اور تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہاری زندگی جہنّمی زندگی ہے اور جن خیالات میں تم رات دن لگے ہوئے ہو وہ بالکل ناکارہ ہیں۔ مَیں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح یہ باتیں لوگوں کے دِل نشین ہو جاویں مگر آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ اپنے اختیار میں کچھ نہیں ہے جب تک خدا تعالیٰ خود ایک واعظ دِل میں نہ پیدا کرے تب تک فائدہ نہیں ہوتا۔ جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دِل کے اندر ایک واعظ خود پیدا ہو جاتا ہے اور اس وقت اس کے دل کو ایسے کان مِل جاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سُنتا ہے۔۔۔۔ غرضیکہ ہر آن اور پَل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے اور مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔۔۔۔ دین ہو یا دُنیا ہر ایک امر میں اسے خدا تعالیٰ کی ذات کی بڑی ضرورت ہے اور ہر وقت اس کی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔“

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۷، ۲۸۸)

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی قرارِ دادِ تعزیت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۴ر جنوری ۷۴ء میں مندرجہ ذیل قرار دادِ تعزیت پاس کی:۔

”اِس سال جلسہ سالانہ سے واپس جانے والے احباب کے ساتھ گوجرانوالہ کے قریب نہایت افسوسناک حادثہ پیش آیا جس میں چار احمدی احباب محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب آف گوجرانوالہ، محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد شریف صاحب، مکرم سلیم احمد صاحب آف قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ اور مکرم محمد اسحٰق صاحب آف ڈسکہ شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

صدر انجمن احمدیہ پاکستان اِس اندوہناک حادثہ میں شہید ہونے والے بھائیوں اور بہنوں کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا گو ہے نیز یہ دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ ماہ صلح ۱۳۵۳ھش

عطاءِ غیر مجذوذ سے بہرہ ور ہونے کا انمول موقع

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انفاق فی سبیل اللہ کو حقیقی مومنوں اور خدا تعالیٰ کے مابین ایک انتہائی نفع مند تجارت قرار دیا ہے۔ اس تجارت میں مشتری یعنی خریدار خود خدا تعالیٰ ہوتا ہے جس کے خزانوں نیز جود و سخا اور بخشش و عطا کی کوئی حد نہیں اسلئے وہ مشتری کی حیثیت سے مومنوں کے بیع کردہ مال کی قیمت خود مقرر کرتا ہے اور کرتا بھی ہے اتنی زیادہ اور اتنی بڑھ چڑھ کر کہ جو مومنوں کے وہم و گمان اور تصور سے بھی بالا ہوتی ہے۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ جو حقیر مال وہ اس کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں منعمِ حقیقی اس کی اتنی عظیم جزاء دے گا۔ دراصل خدا تعالیٰ پیشکردہ مال کی نہیں بلکہ پیش کرنیوالے کی حسنِ نیت اور حسنِ اخلاص نیز جذبۂ قربانی و ایثار اور فداکاری و وفاشعاری کی قیمت لگاتا ہے۔ اسی لئے وہ قیمت خود مومنوں کے وہم و گمان اور فہم و ادراک سے بالا ہوتی ہے۔ پھر مومن اس سودے میں جو بے اندازہ نفع کماتے ہیں اس سے وہ نہ صرف اس جہان میں بلکہ اگلے جہان میں بھی متمتع ہوتے چلے جاتے ہیں۔ وہاں انہیں یہ نفع عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ کی شکل میں ملتا چلا جاتا ہے۔

ہرچند کہ اس سودے میں مومنوں کو حاصل ہونیوالا نفع اپنی کیفیت و کمیت اور ماہیت کے اعتبار سے ان کے تصور و خیال اور فہم و ادراک سے بالا ہوتا ہے تاہم اللہ تعالیٰ نے اسے دو حصوں میں تقسیم کرکے ایک حصہ کو (جو اسی دُنیا سے تعلق رکھتا ہے) دوسرے حصہ کے حق میں (جو اخروی جہان میں ملنا مقدر ہے) بطور دلیل کے پیش کیا ہے تاکہ اپنے محدود حواس کے ذریعہ وہ دوسرے حصہ کی ماہیت کو جو جہانِ اخروی کے ساتھ مخصوص ہے ایک حد تک باور کرنے کے قابل ہو سکیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ ۝ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَیُدْخِلْکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَھَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (الصف آیات ۱۱ تا ۱۴)

یعنی اے مومنو! کیا میں تمہیں ایک ایسی **تجارت** کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچالیگی؟ وہ **تجارت** یہ ہے کہ تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے راستہ میں اپنے **مالوں** اور اپنی **جانوں** سے جہاد کرو اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے لئے (دو لحاظ سے) بہتر ہے (**اوّل**) اسلئے کہ ایسا کرنے کے نتیجہ میں وہ تمہارے گناہوں کو معاف کردیگا اور تم کو ان جنتوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں کے پاک مکانوں میں تم کو رکھے گا۔ یہ ہرگز کوئی معمولی کامیابی نہیں بلکہ عظیم الشان کامیابی ہے۔ (**دوم**) اسلئے کہ ایک اور چیز بھی ہے جس کو تم بہت چاہتے ہو اور وہ اس دُنیا میں **اللہ کی تائید ہے اور ایک جلدی حاصل ہونیوالی فتح ہے**۔ سو (اے رسول!) مومنوں کو بشارت دیدے (کہ انہیں مالوں اور جانوں کے ذریعہ جہاد کے صلہ میں اسی دُنیا میں اللہ کی تائید و نصرت اور جلد حاصل ہونے والی فتح بھی ملے گی)۔

سو گویا مومنوں کا مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا ایک رنگ میں اللہ کے ساتھ تجارت کرنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ کے تحت مومنوں کے مال اور انکی جانیں خرید کر انہیں ایسی جنتوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں کے پاک مکانوں میں انہیں رکھے گا۔ اس امر کا ثبوت کہ اس مقدس تجارت کے نتیجہ میں یہ سب کچھ جہانِ اخروی میں انہیں ملے گا یہ ہے کہ اس تجارت میں بائع کی حیثیت سے حصہ لینے کے باعث اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اُنکے شاملِ حال ہوگی اور پھر باطل کے مقابلہ میں ایک جلد حاصل ہونیوالی فتح بھی ملے گی۔ الغرض انفاق فی سبیل اللہ ایک ایسی تجارت ہے جس میں نفع ہی نفع ہے اور وہ نفع ہے بھی بے اندازہ بے قیاس اور بے حد و بے حساب۔ یہ بے حد و بے حساب نفع اپنی اصل شکل میں تو جہانِ اخروی میں ہی ملنا ہے لیکن تائید و نصرتِ الٰہی اور جلد حاصل ہونے والی فتح کی شکل میں یہ اسی دنیا میں مومنوں کو دیا جاتا ہے۔ وہ کسی لحاظ سے بھی گھاٹے میں نہیں رہتے۔ وہ اس جہان میں بھی نفع کماتے ہیں اور اگلے جہان میں بھی ہمیشہ ہمیش کا نفع ان کے لئے مقدر ہوتا ہے جو انہیں مل کر رہتا ہے۔

آج خدا تعالیٰ کے فضلِ خاص کے ماتحت ہمارے لئے اس انتہائی نفع مند تجارت میں حصہ لینے کا ایک اور نہایت عظیم الشان موقع پیدا کیا گیا ہے اور وہ ہے "صد سالہ جشن فنڈ" میں خدا تعالیٰ کے عطا کردہ اموال کو بے دریغ پیش کرنے کا موقع۔ یہ موقع روز روز پیدا ہونیوالے مواقع سے یکسر مختلف ہے اسلئے کہ یہ ایک سو سال بعد پیدا ہوا ہے۔ ایک سو سال بعد پیدا ہونیوالا یہ انمول موقع ہماری زندگیوں میں پھر پیدا نہیں ہوگا۔ وہ اور ہی ہونگے جنہیں مزید ایک سو سال گزرنے کے بعد ایسا انمول موقع میسر آئے گا۔ اسلئے ہمارا فرض ہے کہ اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنی زندگیوں میں تائید و نصرتِ الٰہی اور جلد حاصل ہونیوالی فتح سے شادکام ہوں اور یہاں سے جانے کے بعد ہمیشہ رہنے والی جنتوں کے مکانوں میں ٹھہرائے جانے اور انکی فہم و ادراک سے بالا آسائشوں اور نعمتوں سے بہرہ ور کئے جانے کے خدا کی نگاہ میں اہل قرار پائیں۔

آج مغربی افریقہ میں اسلام کو غالب کرنے کیلئے ایک عظیم روحانی جنگ لڑی جا رہی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے دورہ مغربی افریقہ کے نتیجہ میں اسلام کی فتح کیلئے زمین ہموار ہو چکی ہے

جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ گھانا کے نمائندے محترم الحاج الحسن عطاء کی رُوح پرور تقریر

امسال جماعتِ احمدیہ کے اکیاسیویں جلسۂ سالانہ میں جماعتِ احمدیہ اشانٹی ریجن کے صدر محترم الحاج الحسن عطاء صاحب جماعتِ احمدیہ گھانا کے نمائندے کی حیثیت سے شریک ہوئے تھے۔ آپ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء کو جلسۂ سالانہ کے تیسرے روز صبح کے اجلاس میں احباب جماعت سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ چونکہ آپ پہلے بھی کئی بار جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کر چکے ہیں اسلئے احباب نے جو آپ سے پہلے ہی واقف ہیں بہت پُرجوش نعرے لگا کر آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد جو تقریر کی اس کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔ آپ نے فرمایا:-

"پیارے بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ہرچند کہ بہ اقتضاء عمر میرے بال سفید ہو گئے ہیں پھر بھی مَیں امید رکھتا ہوں کہ بلاشبہ آپ نے مجھے پہچان لیا ہوگا کیونکہ مَیں آپکے درمیان نووارد نہیں ہوں۔ یہ چوتھی بار ہے کہ مَیں ربوہ آکر اپنے مقدس و بابرکت جلسۂ سالانہ میں شرکت کی سعادت سے بہرہ یاب ہوا ہوں۔

مَیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخی دورۂ مغربی افریقہ اور حضور کی گھانا میں تشریف آوری سے قبل تیسری بار ۱۹۶۹ء میں یہاں آیا تھا۔ اُس موقع پر جب مجھے آپ بھائیوں سے مخاطب ہونے کی سعادت نصیب ہوئی تھی تو مَیں نے اسلام کیلئے مغربی افریقہ کو فتح کرنے کی اُس رُوحانی جنگ کا ذکر کیا تھا جو طاغوتی طاقتوں کے خلاف وہاں لڑی جا رہی ہے اور عرض کیا تھا کہ اس جنگ کو جیتنے کیلئے ہمیں مزید ہتھیاروں یعنی مبلغینِ اسلام کی ضرورت ہے۔ مَیں آج دلی مسرت کے ساتھ یہ اعلان کرنے آپکے سامنے حاضر ہوا ہوں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخی دورۂ مغربی افریقہ کے نتیجہ میں بحمد اللہ تعالیٰ اس رُوحانی جنگ میں فتحیاب ہونے کے لئے وہاں زمین خاطر خواہ طریق پر ہموار ہو چکی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے صرف میرے ملک گھانا میں ہی چار احمدیہ ہسپتال اور دو نئے سیکنڈری سکول کھولنے کا انتظام فرما کر ہمیں اُن رُوحانی ہتھیاروں سے مسلح کر دیا ہے جن کی ہمیں اشد ضرورت تھی۔ ان دو نئے سیکنڈری سکولوں میں سے ایک سکول لڑکیوں کے لئے مخصوص ہے (گھانا میں جماعتِ احمدیہ کے پہلے چار سیکنڈری سکولز تھے دو نئے سکول کھلنے کے بعد اب ان کی تعداد خدا کے فضل سے چھ ہو گئی ہے۔ ناقل)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی عظیم الشان برکات اور نہایت خوشکن نتائج و ثمرات کے بارہ میں میرا کچھ عرض کرنا اس لئے مناسب نہیں کہ آپ صاحبان کو پوری تفصیل کے ساتھ پہلے ہی علم ہے کہ حضور کے دورہ کے بعد تین ماہ کے اندر اندر وہاں غلبۂ اسلام کی مساعی مہم میں کس سرعت اور تیزی سے وسعت پیدا ہوئی اور بفضل اللہ تعالیٰ یہ مہم وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔

ہماری مزید خوش قسمتی یہ ہے کہ امسال ماہ ستمبر میں محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مغربی افریقہ کے دورہ پر ہمارے درمیان تشریف لائے۔ ہرچند کہ یہ ایک مختصر دورہ تھا لیکن اسکی یاد بھی ہمیشہ ہمارے ذہنوں میں تازہ رہے گی۔ آپ نے اشانٹی کے بادشاہ نانا اوٹومفو اوپوکو وارے دوم سے ملاقات کی۔ گھانا کے دارالحکومت اکرا میں گھانا کے چیف جسٹس نے "ایمبیسڈر ہوٹل" میں آپکے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر دعوتِ طعام کا اہتمام کیا۔ پھر ٹیلیویژن کمپنی نے آپ کا انٹرویو بھی ٹیلی کاسٹ کیا۔ آپ کی تشریف آوری گھانا میں مسلمانوں کے وقار کو چار چاند لگانے کا موجب ہوئی۔ اور بحمد اللہ تعالیٰ اسلام کی سربلندی کے غیر معمولی سامان پیدا ہوئے۔

ان مختصر گزارشات کا مقصد یہ ہے کہ مَیں آپ کو یہ خوشخبری دوں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخی دورۂ مغربی افریقہ کے بعد سے جماعتِ احمدیہ گھانا کی ترقی کی رفتار اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے نتیجہ میں پہلے کی نسبت بہت تیز ہو گئی ہے اور اب وہاں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار سے ہموار تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ مَیں ایک دفعہ پھر گھانا کے احمدیوں کی طرف سے آپ سب کو سلام پہنچاتے ہوئے اپنی ان معروضات کو ختم کرتا ہوں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ"

آپ کی تقریر ختم ہوتے ہی ہزاروں ہزار سامعین نے پھر باآوازِ بلند وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہا اور پوری جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر نیز "اسلام زندہ باد" اور "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد" کے پُرجوش نعروں سے گونج اُٹھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعجازی نشانات

مکرم مولوی محمد منور صاحب فاضل سابق مبلغ مشرقی افریقہ

جماعت احمدیہ کے ۸۱ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۷ دسمبر ۷۳ء کو پہلے اجلاس میں مکرم مولوی محمد منور صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے جو تقریر فرمائی۔ اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ۔ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔" (انعام آیت ۳۸)

"وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا۔ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ" (انعام آیت ۱۱۰)

"وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ۔ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا۔"
(فاطر آیت ۴۵)

اس کائنات کا ہر ذرہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہے۔ انسان کا اپنا وجود خدا تعالیٰ کی قدرت پر بہت بڑا گواہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے مقدس انبیاءؑ اس کے علم اور اس کی طاقت کے بہترین مظاہر ہوتے ہیں اور ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا بابرکت اور مقدس ترین وجود ذات باری تعالیٰ کے علم و قدرت کا بے مثال اور زندہ جاوید معجزہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک اور مطہر زندگی اور آپؐ کے اخلاق عالیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت پر شاہد ناطق ہیں۔ ہر صاحب بصیرت اور متوازن عقل رکھنے والا انسان حضورؐ کے قریب آنے کے بعد آپؐ کے اخلاق کریمانہ اور آپؐ کے نور نبوت سے شدید طور پر متاثر ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے تو اتنا سن لینا ہی ایمان لانے کے لئے کافی تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نبوت اور وحی والہام پانے کا دعویٰ فرمایا ہے۔ حضورؐ کی زوجہ محترمہ حضرت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر آپؐ کی عالی ظرفی اور بلند پایہ اخلاق کا اتنا اثر تھا کہ فوراً آمنا وصدقنا کہا اور تسلی دلائی کہ حضور جیسا بے مثال اور نادر صفات والا انسان کبھی ضائع نہیں ہو سکتا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ باوجود کم عمری اور صغر سنی رموز نبوت سے ایسے آشنا تھے کہ سرداران قریش کی ایک مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حمایت کا اعلان کیا اور ہر تنگی و فراخی کی حالت میں آپؐ کا ساتھ دینے کا دلیرانہ عہد کیا۔ عام عقل رکھنے والا زید جو حضورؐ کی غلامی میں رہ کر حضورؐ کی مشفقانہ روحانی تاثیرات سے آگاہ ہو چکا تھا آپؐ سے دوری کو اپنے لئے موت تصور کرتا تھا اور کسی قیمت پر شمع نبوت سے الگ ہونے کے لئے آمادہ نہیں تھا۔

پھر ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایسی کامل اور جامع الہامی کتاب عطا ہوئی جو شاندار تعلیم، اعلیٰ فصاحت و بلاغت اور بیشمار اہم غیبی خبروں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے مستقل اور دائمی معجزہ ہے۔ تورات و انجیل کا عالم ورقہ بن نوفل جب اسکی چند آیات سنتا ہے تو فوراً پکار اٹھتا ہے کہ یہ تو ایسا ہی کلام ہے جیسا موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ جیسا نڈر اور جری انسان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادہ سے گھر سے تلوار لے کر نکلا تھا جب اپنی بہن سے قرآن مجید کا ایک حصہ سنتا ہے تو اس کی قلب ماہیت ہو جاتی ہے اور وہ اسلام لانے کی نیت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جستجو میں لگ جاتا ہے۔ عرب کا نامور شاعر لبید جب قرآن پاک سنتا ہے تو شعر گوئی ترک کر دیتا ہے اور جب اس سے شعر سنانے کی فرمائش کی جاتی تو قرآن پاک کی کوئی سورۃ پڑھنے پر اکتفا کرتا اور اسی سے لطف اندوز ہونے اور نصیحت و برکت حاصل کرنے کا وعظ کرتا۔ قرآن مجید کے مخالفین اسلام کے معاندین اور حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے والوں کو قرآن مجید کی ایک سورۃ کی مثال پیش کرنے کی تحدی کی گئی اور سارے دشمنان اسلام چودہ سو سال سے دم بخود ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کی مثال لانے سے عاجز رہیں گے کیونکہ قرآن مجید نے یہ چیلنج پیش کرتے ہی یہ پیشگوئی بھی کر دی تھی کہ کوئی مخالف قرآن کی مثل لانے پر قادر نہ ہو سکے گا۔ جوں جوں وقت گذرتا ہے حق پرست لوگوں پر قرآن مجید کی حقانیت اور اس کا بے نظیر معجزہ ہونا ظاہر ہوتا جا رہا ہے اور اس نشان کی چمک دمک اور تابانی پہلے سے زیادہ نمایاں اور واضح ہوتی چلی جا رہی ہے۔

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وقت کے لوگوں کے لئے ہادی برحق اور مرشد کامل تھے اور حضورؐ کی اطاعت و فرمانبرداری اور حضورؐ کی معیت میں جان و مال کی قربانی پیش کرنے والوں کا کردار بھی زندہ جاوید ہو گیا۔ حتیٰ کہ بعد میں آنے والے مسلمانوں میں سے جو لوگ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چل کر خدائے ذوالجلال کے عشق کے میدان میں سرفروشانہ آگے بڑھے وہ بھی آسمانِ روحانیت کے ستارے بن کر چمکے اور ایک عالم کی ہدایت کا موجب بنے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آنے والے انبیاء اور اولیاء بھی حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے نور کامل سے حصہ پاتے رہے کیونکہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اس کائنات کا مرکزی نقطہ ہیں اور خالق کائنات نے خود آپؐ پر یہ حقیقت منکشف فرمائی کہ اگر آپؐ کی ذات بابرکات کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو یہ ساری کائنات ہی پیدا نہ کی جاتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی بیان فرمایا کہ ساری مخلوق میں سے سب سے پہلے جو چیز پیدا کی گئی وہ نور محمدی ہی تھا۔ باقی تمام انبیاء اسی نور کے اجزا کے تمثلات تھے اور ان کو جو کتابیں یا صحیفے دیئے گئے وہ قرآن مجید کے بعض حصوں کی تشریح پر مشتمل تھے گویا پہلے انبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے اپنی اپنی قوموں کو تیار کرنے کیلئے بھجوائے گئے اور وہ صحیفے اور کتابیں ان کی عقلی اور روحانی اقدار کو اس حد تک پہنچانے کیلئے نازل کی گئیں جہاں پہنچنے کے بعد وہ قرآن مجید ایسی کامل کتاب کو قبول کر کے اس پر عمل کر سکتے تھے یہی وجہ ہے کہ پہلے انبیاء اور صحیفے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خبریں دیتے رہے اور ساری ہی اقوام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا میں آمد کے لئے چشم براہ اور منتظر رہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پہلے انبیاءؑ کے بھی روحانی باپ ہیں جیسا کہ حضورؐ اپنی امت کے لئے قیامت تک روحانی باپ اور پیشوا ہیں لیکن بالواسطہ استفادہ اور بلاواسطہ استفادہ میں جو نمایاں فرق ہے وہ یہاں بھی باقی رہا اور یہ فرق ہی آپؐ کی امت کو باقی تمام امتوں سے افضل اور "خیر امت" بنا گیا کیونکہ پہلوں کو نور محمدیؐ کا ایک ٹکڑا ملا اور آپ کی امت کے حصہ میں نور کامل آیا۔ اسی طرح پہلے امتوں کی ہدایت کیلئے قرآن مجید کا ایک حصہ نازل ہوا مگر امت مرحومہ کیلئے کامل قرآن مجید لوح محفوظ سے اتارا گیا۔ اس طرح براہ راست نور کامل اور ہدایت کاملہ سے استفادہ کرنے کے نتیجہ میں امت محمدیہ کے افراد کا روحانی معیار پہلی امتوں کے روحانی معیار سے بہت بلند ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے برابر درجہ رکھتے ہیں اور حضورؐ خود تمام انبیاء کے فضائل اور محاسن کے جامع بن کر انفرادی طور پر اور مجموعی لحاظ سے افضل و اعلیٰ بن گئے ہیں اور حضورؐ کا فیض روحانی ہر رنگ و نسل کی اقوام کے لئے قیامت تک جاری ہے اور ان سب کی ہدایت و رہنمائی کے لئے قرآن مجید اور سنت نبویہؐ کافی ہیں۔ (سنت نبویہؐ قرآن مجید سے الگ نہیں ہے بلکہ قرآن مجید کی وہ عملی تشریح اور تفسیر ہے جو باذن الٰہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور وہی قرآن مجید کی صحیح مستند اور نہ تبدیل ہونے والی تفسیر ہے)

قرآن و سنت کی روشنی میں اب تک علماء۔ صلحاء اور اولیاء نے اپنے اپنے رنگ میں اسلام کی خدمت کی ہے اور یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لازوال معجزہ ہے کہ ہر وقت مسلمانوں کی ایک جماعت اسلام کی اشاعت اور اس کی صحیح شکل کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے موجود رہی ہے اور اس بات کا آپؐ کو علم دیا گیا تھا۔ اور اس کا آپؐ نے اظہار بھی فرما دیا تھا کہ اگرچہ مسلمانوں کا ایک حصہ اپنے مقصد کو بھلا دے گا مگر دوسرا حصہ ہمیشہ حق کے لئے جہاد کرتا رہے گا۔ اور اسلام کی خاطر سر بکف میدان مقابلہ میں ثابت قدمی سے ڈٹا رہے گا۔ ایسے ہی لوگوں کو حضورؐ نے سچا مسلمان قرار دیا اور جو مسلمان کہلانے والے دنیا کی محبت میں مقصد حیات بھلا بیٹھے تھے ان سے لاتعلقی کا اظہار فرمایا۔ اور خبردار کیا کہ میرا ان سے کوئی سروکار نہیں۔ نہ ہی انہیں میرے ساتھ کوئی رشتہ اور تعلق ہے۔

خدا تعالیٰ سے علم پا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے ایک شخص کے متعلق بڑی ہی عظیم الشان پیشگوئی فرمائی جو ایک معجزہ سے کم نہیں۔ آپؐ نے اس کے متعلق فرمایا کہ وہ مسلمانوں کا امام ہو گا۔ اور بڑی شان کا مالک ہو گا۔ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ جب سورۃ جمعہ کی وہ آیات نازل ہوئیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امی لوگوں اور پھر آخرین میں مبعوث کرنے کا ذکر ہے تو صحابہؓ پہلی آمد کو تو سمجھ گئے کیونکہ وہ اس کا مشاہدہ کر چکے تھے لیکن دوسری بار آنے کے متعلق انہوں نے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے سوال کیا کہ وہ آخرین منہم کون لوگ ہیں۔ پھر انہوں نے اپنا سوال دہرایا مگر کوئی جواب نہ ملا۔ تیسری بار پھر عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہ کن لوگوں کا ذکر ہے جو ہم سے تو نہیں ملے لیکن وہ ہمارے مثیل ہوں گے۔ اسی مجلس میں حضرت سلمان فارسیؓ بھی بیٹھے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔

لو کان الایمان عند الثریا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قالہ دجالٌ اور دجلٌ من ھو آتٍ"

کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ چکا ہو گا تب
بھی اس سلمان فارسی کی قوم کے لوگ اسے حاصل
گے اور اسے واپس لوٹانے میں کامیاب ہو جائیں گے
اسی صحیح بخاری میں آنے والے کو ابن مریمؑ
کا نام دیا گیا کیونکہ مسلمان اپنی غلطی کی وجہ سے
دوسرے تمام نبیوں کی طرف کوئی نہ کوئی گناہ منسوب
کرنے لگ گئے تھے۔ صرف مریمؑ اور ابن مریمؑ کو وہ
مس شیطان اور تمام گناہوں سے پاک سمجھتے تھے
یہ خبر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص علم حاصل
کر کے ہی دی جا سکتی تھی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانہ میں مسلمانوں میں اس قسم کے خیالات
رائج نہیں تھے لیکن ایک وقت آنے والا تھا جب
مسلمان بھی غلطیوں کا شکار ہونے والے تھے اس
لئے اس عظیم شخص کی پاکیزگی نفس اور طہارت
باطنی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اس سے بہتر
الفاظ استعمال نہیں کئے جا سکتے تھے۔

فارسی النسل خاندان کی پیشگوئی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی
دیانتداری کا کمال اس سے ظاہر ہے کہ انہوں
نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان
فیض ترجمان سے جو کچھ سنا اسے انتہائی
صداقت اور دیانت سے بیان کیا اور لوگوں
تک پہنچا دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
عربوں میں پیدا ہوئے تھے اور آپ کے صحابہؓ
کی عظیم اکثریت بھی عرب ہی تھے لیکن جب
انہوں نے سنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کا بروز کامل فارسی النسل ہو گا تو انہیں
اسے بیان کر دینے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس
نہ ہوئی کیونکہ وہ ایمان لا چکے تھے کہ اسلام عالمگیر
مذہب ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
فیض روحانی سے فیضیاب ہونے والے صرف
عرب ہی نہیں بلکہ تمام اقوام عالم ہیں۔ اسلئے
حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت
اگر ابنائے فارس میں ہو تو اس میں اسلام
کی ہتک عزت نہیں بلکہ اس کے بے مثال
کمال کا اظہار ہو گا جو عملاً حضور صلے اللہ
علیہ وسلم کے عمومی فیض پر عظیم الشان دلیل
ٹھہرے گا اور دیگر اقوام کے افراد کو بھی
اسلام پر اور بانیٔ اسلام پر ہزار جان
سے فدا ہونے کی ترغیب دلائے گا۔

چونکہ آنے والے کا کام ساری دنیا میں
اسلام کی سربلندی کی کوشش کرنا تھا اسلئے
حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ کہ آنے والا امام
اکیلا نہیں ہو گا بلکہ شادی کرے گا اور
اللہ تعالیٰ اسے اولاد سے نوازے گا اور
وہ ایک خاندان کی بنیاد ڈالے گا جس
کے افراد ایسے رجال پر مشتمل ہوں گے جو
ایمان کو از سر نو قلوب میں زندہ کرنے کی
مہم میں الامام المہدی کے دست و بازو بنیں گے
یہ عظیم پیشگوئی جن راویوں نے بیان کی اور
سننے والوں نے اسے کتابوں میں محفوظ کر لیا
تیرہ صدیاں گذرنے کے بعد جب اس کے
پورا ہونے کا وقت آیا اور وہ مہدی معہود
پیدا ہو گیا تو اس نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ
نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض کو
مستقل اور دائمی ثابت کرنے کے لئے اسے
مامور فرمایا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔
"نبیوں کا عظیم الشان کمال یہ ہے کہ
وہ خدا سے خبریں پاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن
شریف میں آیا ہے لَا یُظْھِرُ عَلٰی
غَیْبِہٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ
رَّسُوْلٍ۔ یعنی خدا تعالیٰ کے غیب کی
باتیں کسی دوسرے پر ظاہر نہیں ہوتیں ہاں
اپنے نبیوں میں سے جس کو وہ پسند کرے
جو لوگ نبوت کے کمالات سے حصہ لیتے ہیں
اللہ تعالیٰ ان کو قبل از وقت آنے والے
واقعات کی اطلاع دیتا ہے اور یہ بہت
بڑا عظیم الشان نشان خدا کے مامور
اور مرسلوں کا ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ
کر اور کوئی معجزہ نہیں۔ پیشگوئی بہت
بڑا معجزہ ہے۔ تمام کتب سابقہ اور
قرآن کریم سے یہ بات واضح طور پر ثابت
ہے کہ پیشگوئی سے بڑھ کر کوئی نشان
نہیں ہوتا۔ نادان اور بد اندیش مخالفوں
نے اس علم پر کبھی غور نہیں کیا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات
پر اعتراض کیا ہے۔ مگر افسوس ہے
ان آنکھ بند کر کے اعتراض کرنے والوں
کو یہ معلوم نہ ہوا کہ جس قدر معجزات
ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
سے ظاہر ہوئے ہیں۔ دنیا میں کل نبیوں
کے معجزات کو بھی اگر ان کے مقابلہ
پر رکھیں تو میں ایمان سے کہتا ہوں کہ ہمارے
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات
بڑھ کر ثابت ہوں گے۔ قطع نظر اس
بات کے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
پیشگوئیوں سے قرآن شریف بھرا پڑا ہے اور
قیامت تک اور اس کے بعد تک کی پیشگوئیاں
اس میں موجود ہیں۔ سب سے بڑھ کر
ثبوت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
پیشگوئیوں کا یہ ہے کہ ہر زمانہ میں ان
پیشگوئیوں کا زندہ ثبوت دینے والا موجود
ہوتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ
نے مجھے بطور نشان کھڑا کیا اور پیشگوئیوں
کا ایک عظیم الشان نشان مجھے دیا تا میں ان
لوگوں کو جو حقائق سے بے بہرہ اور
معرفت الٰہی سے بے نصیب ہیں روز
روشن کی طرح دکھلا دوں کہ ہمارے
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات
کیسے مستقل اور دائمی ہیں"۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۲ و ۱۴۳)

معجزہ کی حقیقت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے بیان یہ دعوےٰ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے آپ کو جن اغراض و مقاصد کی تکمیل
کے لئے کھڑا کیا ہے ان میں سے ایک بڑی
غرض یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے معجزات و نشانات کے برحق ہونے
کا نہ صرف عقلی اور واقعاتی ثبوت پیش
کیا جائے بلکہ زندہ اور روشن معجزات
و نشانات دکھا کر مخالفین کو قائل کیا
جائے یا ان پر حجت تمام کی جائے کہ ان

معجزات کا صرف ماضی میں ہی وجود
ثابت نہیں بلکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم
کی برکت سے آپ کی امت میں اس
وقت بھی معجزات کا سلسلہ جاری ہے اور
آئندہ بھی قیامت تک جاری رہے گا۔
معجزہ کی اصلیت اور حقیقت
کے بارہ میں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ یہ
وہ امر جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انبیاءؑ
اور ماموریں کی صداقت کے ثبوت کے طور
پر ظاہر ہوتا ہے اور مخالفین اس کا مقابلہ
کرنے سے عاجز رہ جاتے ہیں معجزہ اور
نشان کہلاتا ہے اس کے لئے ضروری نہیں کہ
وہ عام واقعات کے برعکس یا اپنی ذات
میں عجیب و غریب ہو بلکہ اس کا مقصد
صرف مخالفین کی عاجزی اور بیچارگی
کا اظہار ہوتا ہے اور یہ ثابت کرنا ہوتا
ہے کہ خدا کا پہلوان ایک معین یا غیر معین
وقت کے لئے ان پر غالب آ گیا ہے اور وہ اس
جیسا کام کر کے دکھانے میں ناکام ہو گئے ہیں
حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔
"میرے نزدیک آیات بینات وہ ہوتی
ہیں۔ مخالف جن کے مقابلہ سے عاجز ہو جاویں
خواہ کچھ ہی ہو۔ جس کا مخالف مقابلہ نہ
کر سکے وہ اعجاز ٹھہر جاوے گا۔ جب کہ اس
کی تحدی کی گئی ہو یاد رکھنا چاہیئے کہ اقتراح
کے نشانوں کو اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے
نبی کبھی جرأت کر کے یہ نہیں کہے گا کہ
تم جو نشان مجھ سے مانگو میں وہی دکھانے
کو تیار ہوں۔ اس کے منہ سے جب نکلے گی
یہی نکلے گا کہ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰہِ
یہی اس کی صداقت کا نشان ہوتا ہے
(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۰)

پھر فرمایا:۔
"معجزات جن باتوں میں صادر
ہوتے ان میں سے بہت سے افعال ایسے
ہوتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی ان میں شریک
ہوتے ہیں مگر نبی تدابیر اور اسباب سے
الگ ہو کر وہی فعل کرتا ہے اسلئے وہ
معجزہ ہوتا ہے اور یہی بات سلیمانؑ کے
قصہ میں ہے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کیا لوگ
قصائد نہ کہتے تھے؟ کہتے تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کلام فصیح و بلیغ پیش کیا تو وہ
جوڑ توڑ کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وحی سے تھا اسلئے
معجزہ تھا کہ درمیان اسباب حاجب نہ تھے
آپ نے کوئی تعلیم نہ پائی تھی اور بدوں
کوشش کے وہ کلام آپ نے پیش کیا ہے
ہم اس کو خارق عادت نہیں مان سکتے
جو قرآن شریف کے بیان کردہ قانون
قدرت کے خلاف ہو۔ مثلاً احیاء موتی
حقیقی کا کیوں انکار کرتے ہیں اس لئے
کہ قرآن شریف نے یہ فیصلہ کر دیا ہے
فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ
اسی طرح ہم نہیں مان سکتے کہ خدا اپنے
جیسا کوئی اور خدا بھی بنا لیتا ہے۔ کیونکہ
یہ اس کی توحید کے خلاف ہے۔ یا یہ کہ
وہ خودکشی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کی
صفت حیّ و قیوم کے خلاف ہے۔
اسی طرح اگر کوئی کہے کہ دنیا ہمیشہ
رہے گی اور یہاں ہی دوزخ بہشت ہو گا
ہم نہیں مان سکتے۔ اس کی صفت مٰلِکِ
یَوْمِ الدِّیْنِ کے خلاف ہے اور اس
کے خلاف جا ٹھہرتا ہے۔ فَرِیْقٌ فِی
الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ۔ ایسا
ہی ہم نہیں مان سکتے کہ انسان اسی جسم
کے ساتھ آسمان پر بھی چڑھ سکتا ہے
کیونکہ جب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو کفار نے کہا کہ تو آسمان پر
چڑھ جا آپ نے یہی فرمایا سُبْحَانَ رَبِّیْ
ھَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا
ایسا ہی مُردے اگر واپس آ سکتے تو چاہیئے
تھا کہ قرآن شریف ان کے لئے کوئی خاص
قانون وراثت بیان کرتا اور فقہ
میں کوئی باب اس کے متعلق بھی ہوتا
غرض جو امور قرآن شریف کے بیان
کردہ قانون کے خلاف ہیں۔ ہم
ان کو تسلیم نہیں کر سکتے" (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ...)
پھر فرمایا:۔
"ایک گروہ تو معجزات کا قطعی منکر
ہے۔ جیسے کہ نیچری اور آریہ وغیرہ
اس نے تفریط کا پہلو اختیار کیا ہے
اور ایک گروہ وہ ہے جو کہ افراط کی
طرف چلا گیا ہے جیسے کہ بعض لوگ حضرت
شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ

(باقی صفحہ ... پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصدی ادائیگی کرنیوالے مخلصین

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱۲۴۸	مکرم ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار بٹالہ کالونی ۔ لائل پور	۵۰۰
۱۲۴۹	” چوہدری اعجاز احمد صاحب جناح کالونی ”	۵۵۰
۱۲۵۰	” شیخ نذیر احمد۔ سلیم احمد صاحبان رضا آباد ”	۵۰۰
۱۲۵۱	” ڈاکٹر عبد الغنی، چوہدری محمد صدیق صاحبان پیپلز کالونی ”	۵۰۰
۱۲۵۲	” ڈاکٹر احمد غلام محمد صاحب ” ”	۵۰۰
۱۲۵۳	” شیخ لئیق احمد صاحب ” ”	۵۰۰
۱۲۵۴	” چوہدری محمد اسلم۔ محمد اکرم۔ محمد افضل صاحبان ”	۵۰۰
۱۲۵۵	” چوہدری گلزار احمد صاحب بٹالہ کالونی ”	۵۰۰
۱۲۵۶	” ڈاکٹر عبد المنان صاحب فیکٹری ایریا ”	۵۰۰
۱۲۵۷	” ماسٹر سعد اللہ خان صاحب ” ربوہ	۵۰۰
۱۲۵۸	محترمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ ” ” ”	۵۰۰
۱۲۵۹	مکرم ماسٹر چراغ دین صاحب مرحوم بذریعہ صداقت احمد صاحب معہ اہل وعیال دار العلوم ربوہ	۵۰۵
۱۲۶۰	” فلائیٹ آفیسر ضیاء اللہ صاحب معہ اہل وعیال سرگودھا چھاؤنی حال ربوہ	۵۰۰
۱۲۶۱	مکرمہ اہلیہ صاحبہ میجر عارف زمان صاحب دار الصدر شمالی ربوہ	۵۰۰
۱۲۶۲	مکرم شیخ محمد صدیق صاحب کوٹ رحمت حال ضلع شیخوپورہ	۵۰۰
۱۲۶۳	” عبد العزیز۔ محمد منیر صاحبان قاضی احمد ضلع نواب شاہ	۵۰۰
۱۲۶۴	” چوہدری محمد جمیل صاحب آف لیبیا ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مین بازار طارق آباد لائل پور	۵۰۰
۱۲۶۵	محترمہ ریحانہ باسمہ بیگم صاحبہ بیگم مکرم میر سید احمد ناصر صاحب کراچی	۵۰۰
۱۲۶۶	جماعت احمدیہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا	۵۰۳
۱۲۶۷	محترمہ حیات بیگم صاحبہ بقاپوری ربوہ	۵۰۰
۱۲۶۸	مکرم پروفیسر محمد اسلم صاحب شاد منگلا ٹی آئی کالج ربوہ	۵۰۰
۱۲۶۹	” سعید احمد صاحب ایبٹ آباد	۵۰۰
۱۲۷۰	” صوفی محمد رفیع صاحب احمدیہ منزل سکھر	۵۰۰
۱۲۷۱	” راجہ فخر الدین صاحب مختار کار ریٹائرڈ سکھر	۵۰۰
۱۲۷۲	” شیخ اشفاق احمد صاحب معہ پسران دنیا پور ۔ ملتان۔	۵۰۰
۱۲۷۳	” میاں اللہ دتا صاحب سکھر	۵۰۰
۱۲۷۴	محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ بیگم مکرم ڈاکٹر محمد عبد القدیر صاحب قاضی احمد ضلع نواب شاہ	۵۰۰
۱۲۷۵	مکرم محمد عبد السمیع صاحب پسر ” ” ” ” ” ” ” ” ”	۵۰۰
۱۲۷۶	” محمد عبد الحلیم صاحب ” ” ” ” ” ” ” ” ”	۵۰۰
۱۲۷۷	” محمد عبد المومن صاحب ” ” ” ” ” ” ” ” ”	۵۰۰
۱۲۷۸	” محمد عبد الرفیق صاحب ” ” ” ” ” ” ” ” ”	۵۰۰
۱۲۷۹	محترمہ امۃ اللہ بی بی صاحبہ بنت ” ” ” ” ” ” ” ”	۵۰۰
۱۲۸۰	” برکت بی بی صاحبہ مرحومہ والدہ ” ” ” ” ” ” ” ”	۵۰۰
۱۲۸۱	مکرم رحیم بخش صاحب مرحوم والد ” ” ” ” ” ” ” ”	۵۰۰
۱۲۸۲	” چوہدری بشیر احمد صاحب اٹھوال شریف آباد ضلع تھرپارکر	۵۰۰
۱۲۸۳	” چوہدری غلام قادر صاحب ” ” ” ”	۵۰۰
۱۲۸۴	” چوہدری غلام رسول صاحب ” ” ” ”	۵۰۰
۱۲۸۵	” چوہدری رحمت علی صاحب ” ” ” ”	۵۰۰
۱۲۸۶	” چوہدری محمود احمد صاحب ” ” ” ”	۵۰۰
۱۲۸۷	” شیخ سجاد احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ خوشاب حال ربوہ	۵۰۰
۱۲۸۸	” ملک اعجاز احمد صاحب ٹوپی ضلع مردان	۵۰۰
۱۲۸۹	محترمہ امۃ الحسیب صاحبہ اہلیہ مکرم صوبیدار عبد الغفور خان صاحب ٹوپی ۔ مردان	۵۰۰
۱۷	(باقی)	

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء

مورخہ ۲۶-۲۸ تبوک / ستمبر ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء کو انصار اللہ کا امتحان منعقد ہوا جس میں کل ۳۱۶ انصار شامل ہوئے مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب سکھر اوّل اور مکرم صوبیدار نواب الدین صاحب کوئٹہ دوم قرار دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ نمایاں کامیابی اِن کے لئے مبارک کرے۔ آمین

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دُعائے نعم البدل

۱۔ خاکسار کا بیٹا بعمر ایک ماہ وفات پاگیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ مجھے خدا تعالیٰ نے ۲ لڑکیوں کے بعد دوسرا فرزند عطاء فرمایا تھا۔ مگر افسوس کہ بوجہ مرض اُٹھرا فوت ہو گیا ہے اور سارے خاندان کو اشکبار چھوڑ گیا ہے۔ احباب جماعت دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت وعافیت والی [illegible] نرینہ اولاد عطاء فرماوے اور خادمِ دین ہو۔

(خاکسار چودھری محمد دین گرداور رائے پور ضلع سیالکوٹ)

۲۔ میرا پوتا جو کہ عزیزم ماسٹر فضل محمد بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کا لڑکا تھا۔ اس کی بیوی کے بذریعہ اپریشن لیڈی ایچیسن ہسپتال لاہور پیدا ہو کر صرف پانچ یوم زندہ رہا اور نمونیہ کی وجہ سے ۱۲ر دسمبر کو وفات پاگیا۔ نومولود شادی کے آٹھ سال بعد پیدا ہوا تھا۔ بزرگان سلسلہ اسکے بہتر نعم البدل کی دُعا فرماویں اور زچہ کی صحت کی بھی جو ابھی ہسپتال میں ہے۔

(عطا محمد احمدی قصور ضلع لاہور)

۳۔ میری بچی بعمر ڈیڑھ ماہ وفات پاگئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
تمام احباب سے صبر جمیل کی توفیق کے لئے اور نعم البدل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(امۃ الشافی شائستہ ۔ چک چوہڑوالہ ضلع لاہور)

اعجازی نشانات بقیہ ص۴

کے معجزات بیان کیا کرتے ہیں کہ بارہ برس کی ڈوبی ہوئی کشتی نکالی اور حضرت عزرائیل کے ہاتھ سے آسمان پر جا کر قبض شدہ ارواح جا کر چھین لیں۔ در اصل بات یہ ہے کہ دونوں فریقوں نے معجزہ کی حقیقت کو نہیں سمجھا ہے معجزہ سے مراد فرقان ہے جو حق اور باطل میں فرق کرکے دکھا دے۔ اور خدا کی ہستی پر شاہد ناطق ہو۔“

(ملفوظات جلد ۲۔ صفحہ ۳۰)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیز سعید احمد میاں لیکچرار گورنمنٹ ٹیکنیکل کالج لاہور۔ ابن میاں عبد اللطیف ہمراہ کوثر ڈار بنت کریم بخش صاحب ڈار مرحوم (سابق درویش قادیان) کوئٹہ مبلغ حق مہر ۵۰۰۰ روپیہ مسجد محمود ربوہ میں مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بروز جمعہ ۴ر جنوری پڑھا۔ احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا فرمائیں۔

(میاں عبد اللطیف مکان ۱۲/۱۹۰ گلی ۱۹ دھرمپورہ لاہور)

خطرناک چارہ بے خطر ڈالئے

بشرطیکہ آپ کے پاس **اکسیر اپھارہ** کا سٹاک موجود ہو۔ اکسیر اپھارہ سے بفضلہ تعالیٰ اب تک ہزاروں جانوروں کی جان بچ گئی ہے۔ فی پیکٹ ۱/- فی درجن ۸/-
کیو ڈیٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی۔
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کلینک گولبازار ربوہ فون ۴۰۶

خوشخبری

شناختی کارڈ کیلئے ۲ عدد فوٹو مفت

پاسپورٹ سائز کی ۳ کاپیاں ۵/- روپے میں۔ ساتھ ۲ عدد فوٹو شناختی کارڈ کیلئے مفت

میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ

”قائدین خدام الاحمدیہ یاد رکھیں کہ انہوں نے اپنا چندہ ۲۰ر صلح (۲۰ر جنوری) تک دفتر میں بھجوانا ہے۔“ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

(از یکم مئی ۱۹۷۴ء / ہجرت ۱۳۵۳ھش تا ۳۰ر اپریل ۱۹۷۷ء / شہادت ۱۳۵۶ھش)

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۷۴ کو ختم ہو رہی ہے آئندہ تین سالوں (۷۴/۵/۱ تا ۷۷/۴/۳۰) کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخاب جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جس کے لئے ۷۴/۴/۱۵ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جاسکے۔

ضروری وضاحت

بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دیئے جائیں یہ طریق درست نہیں۔ تمام عہدیداران کے از سرِ نو انتخاب ہونے چاہئیں۔ جن عہدوں پر ۳۰/۴/۷۴ تک کیلئے اب منظوریاں دی جا رہی ہیں ان عہدوں پر آئندہ میعاد میں تقرر کے لئے بھی نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔ انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا صدر انجمن احمدیہ میں آنی چاہئیں بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس طرح انتخاب پر کارروائی بروقت نہیں ہو سکتی اور منظوری بھجوانے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوں ان کے نام کے ساتھ موصی اور ان کا وصیّت نمبر ضرور درج کیا جائے تاکہ ان کے بقایا وصیّت کے متعلق تحقیق کرنے میں دِقت نہ ہو اور ان کی منظوری بھجوانے میں تاخیر نہ ہو۔ جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیق رپورٹ انتخابی رپورٹ کے ساتھ ضرور شامل ہونی چاہیئے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔

ضروری ہدایت

یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے کہ مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۳۴۹ھش موجودہ سہ سالہ انتخاب عہدیداران میں کوئی ایسا دوست جو قرآن کریم ناظرہ نہ جانتا ہو عہدیدار منتخب نہیں ہو سکے گا۔ لہٰذا انتخابی رپورٹ پر انتخاب کروانے والا دوست تصدیق کرے کہ جملہ منتخب شدہ عہدیداران قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔

مرزا منصور احمد

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

دُعائے مغفرت

عزیزم مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب (ابن چوہدری عصمت اللہ خان صاحب مرحوم ایڈووکیٹ) سیلز منیجر شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ لاہور اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کے سبب بتاریخ ۷۴/۱/۹ بمقام پشاور (جہاں وہ دَورہ پر گئے ہوئے تھے) وفات پا گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

جنازہ پشاور سے لاہور لایا گیا جہاں ۷۴/۱/۱۰ کو دفن کیا گیا۔ مرحوم نے بیوہ، ایک بیٹا اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت و بلندئ درجات نیز ورثاء کے لئے صبرِ جمیل عطا ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(صلاح الدین احمد مشیر قانونی و ناظم جائیداد)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا تاکیدی ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لازمی چندہ جات یعنی حصہ آمد، چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کے متعلق بارہا تاکیدی ارشاد فرمایا ہے چنانچہ حضور نے ۸ر دسمبر ۱۹۷۳ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مئی، جون، جولائی، اگست، ستمبر، اکتوبر، نومبر کے مہینے گذر چکے ہیں اور اب دسمبر کا مہینہ آگیا ہے۔ گویا دسمبر کے آخر میں موجودہ مالی سال کے آٹھ مہینے ختم ہو رہے ہیں اس لئے جو بجٹ آپ نے اپنے نمائندوں کی معرفت مجلس شوریٰ میں پاس کیا تھا اس کا دو تہائی دسمبر کے آخر تک جمع ہو جانا چاہیئے ..... لازمی چندے مختلف ادوار میں سے گذر کر کم سے کم ایمان کے معیار کو بتاتے ہیں ورنہ جو آگے نکلے انہوں نے دسویں حصے کی وصیّت کر دی۔ جو اُن سے آگے نکلے انہوں نے نویں حصے کی وصیّت کر دی اور پھر آٹھویں حصے کی اور پھر ساتویں حصے کی۔ پھر چھٹے حصے کی۔ پھر ۱/۳ حصے کی کر دی۔ اس سے زیادہ وصیّت تو اسلامی تعلیم کے مطابق کر نہیں سکتے لیکن لازمی چندے تو کم از کم معیار ہیں اور لازمی چندے ہیں"

حضور کے مندرجہ بالا الفاظ کو پڑھ کر احباب کو یہ پختہ عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ اپنے بنیادی فرض یعنی لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں گے اور پوری کوشش کر کے وہ اس ذمہ داری سے عہدہ برا ہونے کی سعادت حاصل کریں گے جس کی تلقین جماعت کے پیارے امام نے فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد، ربوہ)

تعلیمی بورڈ سرگودھا کے زیر اہتمام

جامعہ نصرت ربوہ میں انٹر کالجیئیٹ (گرلز) والی بال ٹورنامنٹ کا انعقاد

جامعہ نصرت کی ٹیم چیمپئن قرار پائی

ربوہ ۱۷ر جنوری۔ جامعہ نصرت ربوہ میں ۱۵-۱۶-۱۷ر جنوری کو ثانوی تعلیمی بورڈ سرگودہا کے زیر اہتمام انٹر کالجیئیٹ (گرلز) والی بال ٹورنامنٹ منعقد ہوا جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جامعہ نصرت ربوہ کی ٹیم چیمپئن قرار پائی کیونکہ اس نے اسلامیہ کالج لائلپور ٹیم کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کی جو کہ گذشتہ سال چیمپئن قرار پائی تھی۔

اِس ٹورنامنٹ کا افتتاح ۱۵ر جنوری کی صبح کو حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا نے فرمایا۔ افتتاحی کارروائی تلاوت اور نظم سے شروع ہوئی جس کے بعد محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ وائس پرنسپل جامعہ نصرت نے مختصر رپورٹ پڑھ کر سُنائی جس میں دیگر امور کے علاوہ یہ بتایا گیا تھا کہ تیسری مرتبہ یہ ٹورنامنٹ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

رپورٹ پڑھی جانے کے بعد حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا نے مختصر تقریر میں چند قیمتی نصائح فرمانے کے بعد اِس ٹورنامنٹ کا افتتاح فرمایا۔ اِس موقع پر جامعہ نصرت کی پرنسپل مسز فرخندہ شاہ صاحبہ نے مہمانِ خصوصی کیساتھ ٹیموں کا تعارف کرایا۔ ۱۵ر جنوری کو پہلا میچ اسلامیہ کالج لائل پور کی ٹیم اے اور گورنمنٹ گرلز کالج جھنگ کے درمیان ہونا تھا مگر جھنگ کی ٹیم نہ پہنچی لہٰذا اسلامیہ کالج لائل پور کی ٹیم اے کو واک اوور مل گیا۔ دوسرا میچ گورنمنٹ گرلز کالج گجرات اور گورنمنٹ گرلز کالج لائل پور کی ٹیم اے کے درمیان ہوا جو لائل پور کی ٹیم نے جیت لیا۔ تیسرے میچ میں جو گورنمنٹ گرلز کالج لائل پور کی ٹیم بی اور میونسپل گرلز کالج گوجرہ کے درمیان ہوا گوجرہ کی ٹیم کامیاب قرار پائی۔ رشام کو جامعہ نصرت ربوہ اور اسلامیہ کالج لائل پور کی ٹیم بی کے درمیان مقابلہ ہوا۔ اس میں جامعہ نصرت ربوہ کی ٹیم کامیاب رہی۔ اگلے روز ۱۶ر جنوری کو گورنمنٹ کالج لائل پور اور اسلامیہ کالج لائلپور کے درمیان میچ ہوا۔ اسلامیہ کالج کامیاب رہا۔ دوسرا میچ میونسپل گرلز کالج گوجرہ اور جامعہ نصرت ربوہ کی ٹیموں میں ہوا اس میں جامعہ نصرت ربوہ نے کامیابی حاصل کی۔

۱۷ر جنوری کی صبح کو اسلامیہ کالج لائل پور کی ٹیم سے (جو گذشتہ سال چیمپئن قرار پائی تھی) جامعہ نصرت ربوہ کا فائنل مقابلہ ہوا جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ نصرت ربوہ نے کامیابی حاصل کی اور اس طرح امسال اس نے چیمپئن شپ جیت لی۔ الحمدللہ

کھیلوں اور نظم و ضبط کا معیار بہت اچھا رہا۔ محترمہ مس حمید خورشید ڈی۔پی۔ای گورنمنٹ کالج سرگودہا نے امپائر کے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کئے۔

(رپورٹر)